2648 ـ کیا غسل جماع میں بال دھونے واجب ہیں ؟

سوال

کیا جماع کے بعد غسل میں بال دھونے واجب ہیں تا کہ غسل صحیح ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

غسل جنابت میں بال دھونے واجب ہیں، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ دھوتے، پھر نماز جیسا وضوء کرتے، پھر پانی لیکر اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں تک پہنچاتے حتی کہ جب دیکھتے کہ وہ تر ہو گئے ہیں تو اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالتے، اور پھر سارے جسم پر پانی بہاتے، پھر اپنے پاؤوں دھوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (474).

بلوغ المرام کی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ غسل جنابت میں پانی بالوں کے نیچے تک پہنچانا واجب ہے، چاہے بال بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں بالوں میں داخل کر کے بالوں کی جڑوں کو تر کرنے کے بعد تین چلو پانی ڈالا کرتے تھے. اھـ

دیکھیں: شرح بلوغ المرام للشیخ ابن عثیمین صفحہ نمبر (399).

اس حکم میں مرد و عورت کا کوئی فرق نہیں، صرف اتنا ہے کہ علماء کرام نے عورت کے لیے غسل جنابت اور حیض میں بالوں کی میڈیاں کھولنے کے متعلق کلام کی ہے، اور راجح یہی ہے کہ بالوں کی میڈیاں کھولنا ضروری نہیں اس کی دلیل ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

" وہ بيان كرتى ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرے سر كى ميڈياں بہت شديد اور زيادہ ہيں كيا ميں غسل جنابت كے ليے انہيں كھولا كروں ؟

اور ايك روايت ميں حيض كے غسل كے الفاظ بھى ہيں.

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نہيں، بلكہ تيرے ليے اتنا ہى كافى ہے كہ اپنے سر پر تين چلو پانى ڈال ليا كرو "

اسے مسلم نے روايت كيا ہے.

اور اس كے دلائل ميں وہ روايت بھى شامل ہے جو عبيد بن عمير رحمہ اللہ سے ثابت ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ:

" عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كو علم ہوا كہ عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہما عورتوں كو غسل كرتے وقت اپنے سر كے بال كھولنے كا حكم ديتے ہيں تو وہ كہنے لگيں:

تعجب ہے كہ ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما عورتوں كو غسل كرتے وقت بال كھولنے كا حكم ديتے ہيں، وہ انہيں سر مونڈنے كا حكم كيوں نہيں ديتے، ميں اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك ہى برتن سے غسل كيا كرتے تھے اور ميں اپنے سر پر تين چلو پانى ڈالنے سے زيادہ كچھ نہيں كيا كرتى تھى "

صحيح مسلم حديث نمبر (331).

بلوغ المرام كى شرح ميں شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" يہ حديث عورت كے غسل كے متعلق ہے كہ آيا وہ اپنے سر كى ميڈياں كھول كر اس كے نيچے دھوئے گى يا نہيں ؟

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان فرمايا كہ وہ انہيں نہيں كھولےگى، كيونكہ اس ميں مشقت ہے، اور خاص كر غسل جنابت ميں.

اور پھر اس مسئلہ ميں اختلاف پايا جاتا ہے، بعض اہل علم كہتے ہيں كہ عورت كے ليے حيض كے غسل ميں بال كھولنے واجب ہيں، ليكن وہ غسل جنابت ميں بال نہيں كھولےگى، كيونكہ غسل جنابت اور حيض كے غسل ميں فرق يہ ہے كہ غسل جنابت بار بار كرنا پڑتا ہے اس ليے اسے صبح كے وقت بال كھولنے اور شام كو بالوں كى كنگھى كرنے

میں مشقت ہے، یا شام کے وقت کھولنے اور صبح کنگھی کرنا، لیکن حیض کے غسل میں ایسا نہیں کیونکہ وہ عام طور پر مہینہ میں ایك بار کرنا ہوتا ہے، اس لیے انہیں کھولنے میں اس کے لیے سہولت ہے... واللہ تعالی اعلم.

واللہ اعلم .